مومنین کیلئے بشارت

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، دَعَا عِبَادَهُ إِلَى أَسْبَابِ السَّعَادَةِ، وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتِ الْخُلْدِ وَزِيَادَةً، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ :(**الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ* لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)**[١].

حضرات وخواتینِ اسلام: باری تعالی کو یہ بات محبوب ہیکہ اس کے بندے اسکے فضل وکرم اور اس کی رحمت وعطا سے مالامال ہوں اور مسرت وسعادت حاصل کریں اسی لئے رب ذوالجلال والاکرام نے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا

(١) يونس : ٦٣ - ٦٤.

تاکہ وہ انسانوں کو فلاح دارین کی راہ بتلائیں اور کامیابی و کامرانی کی طرف بلائیں پس جس نے ان کی دعوت قبول کرکے ان کی پیروی کرلی اور ان کے بتائے ہوئے طریقے پر اپنی زندگی گذاردی تو وہ امن واطمئنان اور فلاح دارین کی دولت سے سرفراز ہوگیا فرمان قرآنی ہے :﴿ وَمَا نُرسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾[1]. اور ہم پیغمبروں کو صرف اس لئے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈرائیں پھر جو شخص ایمان لے آئے اور اصلاح کرلے سو ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے، یعنی عقاب الہی سے ڈرانے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو رحمت الہی کی خوشخبری دینا اور ان کے قلوب کو امید و نیک فالی سے معمور رکھنا بھی انبیائے کرام کی نبوت و ذمہ داری کا حصہ ہے رب ذوالجلال والاکرام اپنے محبوب سے فرمارہا ہے :﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا* وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا* وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا﴾[2]. اے نبی

(١) الأنعام : ٤٨.

(٢) الأحزاب : ٤٥ - ٤٧.

بے شک ہم نے آپکو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا اور اللہ کے حکم سے سب کو اس کی طرف بلانے والا اور اور ایک روشن چراغ بناکر بھیجا اور مسلمانوں کو بشارت دید یجئے کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے، اسی لئے نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ اپنے صحابہ کو خوشی و مسرت اور فرحت وسعات کی دولت سے مالامال فرمایا کرتے اور انہیں خیر کی بشارت دیا کرتے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد محترم جب غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو آپ ﷺ نے تسلی اور بشارت دیتے ہوئے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: « أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ».[1] کیا میں تم کو ان نعمتوں کی بشارت نہ دوں رب کریم نے جو تمھارے والد کو عنایت فرمائی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور ارشاد فرمائیں تو آپ نے انہیں ان نعمتوں کی خبر دی جو رب ارحم الراحمین نے انکے والد کیلئے جنت میں مہیا فرمارکھی ہیں

حضراتِ محترم! حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیکہ نبیٔ کریم جب اپنے کسی صحابی کو کسی معاملے میں کہیں بھیجتے تو اس بات کی تاکید فرمایا کرتے: «

(١) الترمذي: ٣٠١٠، وابن ماجه: ١٩٠.

بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا، وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا»[1]. لوگوں کوبشارت دو انکو متنفر مت کرو اور ان کیلئے آسانیاں پیدا کرو انکو تنگی میں نہ ڈالو، خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم اور بشارت سے نوازنے کیلئے قرآن کریم کو نازل فرمایا تاکہ لوگوں کو فلاح و کامرانی کے اصول اور دنیا کی کامیابی اور آخرت کی سعادت کی راہ بتلائی جائے باری تعالی کا ارشاد مبارک ہے:﴿ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ﴾[2]. اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا شافی بیان ہے اور سراپا ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کیلئے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم سعادت ونیک بختی اور بشارت وخوش خبری کے مضمون سے لبریز ہے

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! جیساکہ عرض کیاگیا باری تعالی نے اپنے محبوب سے فرمایاہیکہ آپ مومنین کو اللہ کے فضل وکرم اور فلاح و کامرانی کی بشارت سے نوازتے رہیں :﴿ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا﴾[3].

---

(١) متفق عليه.

(٢) النحل : ٨٩.

(٣) الأحزاب : ٤٧.

اور مسلمانوں کو بشارت دید یجئے کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے، اسی طرح خود باری تعالی نے قرآن کریم میں بار بار مختلف پیرائے میں اعمال صالحہ کا اہتمام کرنے والے مومنین کو اپنے فضل وکرم کی خوش خبری دی ہے چنانچہ ارشاد ہے :﴿ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ فِي رَوْضاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ ما يَشاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ﴾[1].

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے وہ بہشتوں کے باغات میں ہوں گے وہ جس چیز کو چاہیں گے ان کے رب کے پاس ان کو ملے گی یہی بڑا فضل ہے ایک دوسری آیت میں مومنین کو جنت اور وہاں کی نعمتوں کی اس طرح بشارت کو یوں بیان فرمایا گیا ہے :﴿ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾[2]. اور اے محبوب خوش خبری سناد یجئے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک

---

(١) تفسير القرطبي :(٢٠١/١٤). والآية من سورة الشورى: ٢٢.
(٢) البقرة : ٢٥.

اعمال کئے اس بات کی کہ بے شک ان کیلئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی جب کبھی ان کو ان باغات سے کوئی پھل عطا کیا جائے گا توہر بار میں یہی کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو اس سے پہلے عطا کیا گیا تھا حالانکہ ان کو ملتا جلتا عطا کیا جائے گا اور ان کے واسطے ان بہشتوں میں پاک وصاف بیویاں ہوں گی اور وہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور یہ تو ہمیں معلوم ہی ہے کہ اللہ کے فضل وکرم اور بشارت الٰہی حاصل کرنے کا سب سے اہم سبب اعمال صالحہ کی کثرت، اور لوگوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی ہے اس کی بدولت بندے کو پاکیزہ اور خوشگوار زندگی اطمئنان قلب اور کثیر اجروثواب حاصل ہوتا ہے رب العلمین کا فرمان عالیشان ہے: (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)[1]. جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اسکو پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ان کا اجر دیں گے

(١) النحل : ٩٧.

تفسیر قرطبی کے مطابق حیاۃ طیبہ سے دنیاوی سعادت اور ہر قسم کی راحت مراد ہے [1]. اسی طرح قرآن کریم کی تلاوت اسکے معانی ومفاہیم میں غور وفکر اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے راحت قلبی اور بشارت الٰہی نصیب ہوتی ہے باری تعالی کا ارشاد مبارک ہے: (فَبَشِّرْ عِبَادِ* الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ)[2]. سوآپ میرے ان بندوں کو خوش خبری سنادیجئے جو اس کلام کو غور سے سنتے ہیں پھر اس کی اچھی اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں یہی ہیں جن کو اللہ نے ہدایت عطا فرمائی اور یہی عقل والے ہیں، ایسے ہی نماز کی پابندی اور محافظت اور زکوۃ وصدقات کا اہتمام، فلاح دارین اور بشارت خداوندی کا انتہائی اہم اور بنیادی سبب ہے قرآن کریم اعلان فرما رہا ہے : (تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ* هُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ* الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ)[3]. یہ آیتیں ہیں

---

(١) تفسير القرطبي : (١٠/١٧٤).

(٢) الزمر: ١٧ - ١٨.

(٣) النمل : ١ - ٣.

قرآن کی اور ایک واضح کتاب کی یہ اہل ایمان کیلئے سراپا ہدایت اور خوش خبری سنا نے والی ہے جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں، ایک دوسری آیت میں خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت کرنے والوں نماز کی پابندی کرنے والوں اور صدقات وخیرات دینے والوں کی بشارت کو یوں ذِکر کیا گیا ہے:(وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ* الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ)(١). اے محبوب آپ (احکام الٰہی کے سامنے) گردن جھکا دینے والوں کو خوش خبری سنا دیجئے جو ایسے ہیں کہ جب (انکے سامنے)اللہ کا ذکر آتا ہے تو انکے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جو مصیبتیں ان کو پیش آتی ہین ان پر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انکو عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، نیز اللہ کا ذِکر کرنے والوں اور خوف وخشیت والوں کو اس طرح بشار ت دی گئی ہے:(إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ)(٢).

---

(١) الحج : ٣٤ - ٣٥.

(٢) يس : ١١.

آپ تو ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور خدائے رحمان سے بن دیکھے ڈرے پس آپ اس کو مغفرت اور پسندیدہ اجر کی بشارت دید یجئے الحاصل اگر کسی بندے کو اجر و ثواب فضل الہی اور جنت کی بشارت کی خواہش ہو اور الحمد للہ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی خواہش ہے تو اس کو فقراء و مساکین ضعیفوں اور کمزوروں کا مالی واخلاقی تعاون کرتے رہنا چاہیے اور اپنے قول وعمل کے ذریعے لوگوں کے ساتھ احسان وکرم کا معاملہ کرکے بشارت کا مستحق بننا چاہیے: ﴿ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ﴾[1]. اور آپ نیکو کاروں کو بشارت دید یجئے، ایک حدیث میں احسان وکرم اور مسلمان کو قلبی مسرت پہونچانے کو سب سے افضل اور پسندیدہ عمل بتایا گیا ہے: « أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ»[2]. اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل، کسی مسلمان کی خوشی کا سامان فراہم کرنا ہے

---

(١) الحج : ٣٧.

(٢) الطبراني في الكبير : ٤٥٣/١٢.

بشارت الہی کی رغبت کرنے والو! اللہ تعالی کی طرف سے بشارت کا حاصل ہونا درحقیقت مکمل کامیابی فرحت ومسرت اور سعادت دارین کا حاصل ہوجانا ہے سعادت کا مطلب ہے سکون نفس اطمئنان قلب اور شرح صدر کا حاصل ہونا اور اللہ کے فیصلے پر راضی اور مطمئن رہنا پس جب بندے کے قلب میں ایمان جاں گزیں ہوجاتا ہے تو وہ ہدایت وسعادت کی دولت سے مالامال ہوجاتا ہے: (وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ)[١]. اور جو شخص اللہ پر پورا ایمان رکھتا ہے تو اللہ تعالی اسکے دل کو (صبر ورضا کی) راہ دکھا دیتا ہے، اور اس دنیا میں نفس کا سکون اور دل کا اطمئنان حاصل کرنے کا آسان نسخہ یہ کہ آدمی باری تعالی کے لاتعداد اور بے شمار انعامات واحسانات کا استحضار رکھے اور نعمتوں کے شکر میں رطب اللسان رہے نیز دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر اور کمزور پر نظر رکھے اور اللہ نے دوسروں کے مقابلے میں جو اس کو فضیلت وفوقیت عطا فرمائی ہے اس کا دھیان رکھے تاکہ اس کے دل میں اللہ تعالی نعمتوں اور عطاوں کی قدردانی کا شعور پختہ ہو اور نعمتوں پر شکر ادا کرنیکی توفیق ملے اور وہ دائمی سعادت

---

(١) التغابن : ١١.

اور فلاح دارین سے سرفراز ہو: (وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ)(۱). اور رہے وہ لوگ جو نیک بخت ہیں سو وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے جب تک آسمان وزمین قائم ہیں ہاں اگر اللہ ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے وہ غیر منقطع عطیہ ہوگا، اب ذرا ہم اپنے آپ سے سؤال کریں کہ کیا ہم اعمال صالحہ اور اخلاق کریمانہ کا اہتمام کرکے بشارت الہی اور جنت کے اعلی درجات حاصل کرنیکی سعی کریں گے ؟ اور اپنے بچوں کیلئے اسوہ اور نمونہ بنکر انکو بھی اس کی ترغیب دیں گے؟ آخر میں بارگاہ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین: ہمیں جنت تک پہونچانے والے اور رحمت وبشارت کا مستحق بنانے والے اعمال وافعال کی توفیق عطا فرما ہمیں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے خلوت وجلوت میں صبر وثبات کی اور اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنیکی توفیق عطا فرما اپنے احکام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے حقیقی محبت نصیب فرما اور ان پر عمل آسان فرما، ہماری زبانوں کو

---

(۱) هود : ۱۰۸ .

اپنے ذِکر سے تر ہمارے اعضا و جوارح کو اپنے احکام کا پابند اور ہمارے قلوب کو اپنی محبت سے معمور فرما تمام ظاہری و باطنی گناہوں اور ہر قسم کی خرافات سے ہماری حفاظت فرما ہمیں اور ہماری اولاد کو علم مطالعہ اور تحقیق کا خوگر بنا دے، ہمیں اپنے آباء واجداد اور والدین کا اور ہمارے بچوں کو ہمارا فرمانبردار اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنا ، ہم پر باران رحمت نازل فرما نیز نعمتوں کی فراوانی اور ان میں دوام عطا فرما، ہمارے والدین اعزاء واقارب اور پوری امت مسلمہ کی مغفرت فرما، متحدہ عرب امارات کو علم وثقافت عزت واحترام تعمیر وترقی صفائی وپاکیزگی اور حسن وجمال کا وطن بنا اس وطنِ عزیز کے بانی شیخ زاید اور دیگر مرحومین شیوخ پر رحمت نازل فرما، شیخ خلیفہ کو صحت وعافیت سے نواز دے ، متحدہ عرب امارات اور عالمِ اسلام سمیت پوری دنیا کو امن وامان کا گہوارہ بنا، اس ملک کے حکمراں عوام اور مقیمین کو ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ فرما

وفقني الله واياكم من صالح الاعمال

وصلي الله علي سيدنا ونبينا وحبيبنا محمد وعلي آله وصحبه اجمعين وعلي من تبعهم بإحسان الي يوم الدين